دہشت گردی ـــــ ہیبت کے مقابل

م۔ر۔ عابد

منظر (۱)

ڈنمارک (ڈن = درندوں کی کھوہ/کمین گاہ + مارک = نشان)

آزادیٔ اظہار وخیال کا آڑا ترچھا گھنونا مکھوٹا پہنے ابلاغی دہشت گردی کا مکروہ چہرہ۔۔۔حکم کی بوسیدہ مٹیا ملی ہڈیوں سے بنے ہوئے قلم سے کچھ پراسرار ٹیڑھی میڑھی صناعی کے بااصرار (وتکرار) کچھونے بناتا ہے۔۔۔طباعتی ذرائع ابلاغ (Print Media) کے ناجائز استعمال (Misuse بلکہ Disuse) کی لگاتار نشانیاں۔۔ستم ایجادی کی اشتعال سامانیاں۔۔۔وریدہ ذہنی کی ناپاک انگڑائیاں۔۔۔شعوری (بزعم خود) اہانت رسولؐ کی خط کشی کی بھیانک کھائیاں۔۔۔آف دی ٹریک (Off-the-track)/ بے راہ روی کی آن لائن (Online) کاروائیاں ۔۔۔ ابلاغی بربریت، قلمی دہشت گردی کی انتہا پسند جماہیاں!!!

احتجاج۔۔۔۔احتجاج۔۔۔۔عام احتجاج، دنیا کے کونے کونے میں کھلا احتجاج اور احتجاج کی گونج۔۔۔۔چومکھی گونج۔۔۔۔۔

[احتجاج کرنے والے، اسلام کے نام لیوا، نام رسولؐ کے دیوانوں نے نام ہی نہیں، کام کردیا، بڑا کام کردیا۔فضاؤں میں ان کی زبانی یہ نغمہ تو گھلا ؎

نہ چھیڑ اے نخوت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکھیلیاں سوجھی ہیں، یاں بیزار بیٹھے ہیں

(انشاؔ سے معذرت کے ساتھ)

وہ سڑکوں پر تو اترے لیکن سڑی پن کی راہ پر اتارو نہ ہوئے!! کہیں **العوام کالانعام** کی تصویر نہ کھنچی۔ کہیں بھی کسی نے کچھ ایسا نہ کیا جس میں شمہ برابر بھی تشدد یا دہشت پسندی کا شائبہ ہوتا۔ اسلامی دہشت پسندی کے اصطلاح ساز عصر حاضر کو اچھی دعوت فکر۔ ایک غیر جانب دار بے لاگ تجزیہ کار یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ ابلاغ عامہ کی ستم ظریفی نہیں تو کیا؟ اسلام اور مسلمانوں سے دہشت پسندی کے عام تعلق کے نقش دوام میں اگر ذرہ برابر سچائی ہے یا بے بنیادی نہیں ہے تو پھر یہ احتجاج کرنے والے کھلے ہوئے مسلمان اپنا آزمودہ اسلحہ دہشت گردی کو اس وقت نہ استعمال کریں گے تو پھر کب؟؟ سچے اور کھلے ہوئے اسلام والوں کو چھوڑیئے، ان روپوش دہشت گردوں میں بھی اگر اسلام اور مسلمانی حمیت کی ذرا سی بھی حرارت ہوتی یا نام کا سہی کچھ بھی تعلق خاطر ہوتا تو پھر ایسے برمحل موقع پر اپنے پرانے 'ذاتی' ہتھیار پر کیوں نہ ہاتھ صاف کرتے؟؟

لیکن دونوں محاذوں پر یکساں خاموشی کا جو مطلب ہے وہ نقش بر دیوار (Writings on the walls) ہے۔ اسلامی دہشت گردی کی پس دیوار (پس پردہ) اصطلاح کتنی

بے دم اور بے معنی ہے، ظاہر ہے۔]

منظر(۲)

جسر بغداد، کاظمین

۲۵/رجب ۱۴۲۶ھ

ایک یادگار تاریخ کی سوگوار یاد ۔۔۔۔۔۔ ظلم وستم کی ایک انتہا کے دائمی نقش کی کرب ناک یاد، ایک طویل مدتی 'سرکاری دہشت گردی' کے شکار شہید حق کی اشکبار یاد۔

فضاؤں میں گونجتی ہوئی فریاد

مولا پہ انتہائے اسیری گذر گئی
زنداں میں جوانی وپیری گذر گئی

ہاں اسی قیدیٔ ستم، مسموم جفا مولا کی یاد ۔۔۔۔۔ درد بھری یاد۔ اس اسیر ظلم کے حبس بے جا کی پابہ زنجیر یاد جس کی رہائی کی راہ تکتے تکتے مقدس روح قید جسم سے آزاد ہو چکی تھی ۔۔۔۔ اس پاک نزاد، اسیر استبداد، وارث أقاد ذلیلاً ۔۔۔۔، کے پڑی (شام کے لوہے کی اور عباسی صنعت وحرفت ظلم کی ڈھلی ہوئی) اس گرم زنجیر کی کسک بھری حدت خیز یاد جو جسم پاک ومطہر کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے کاٹی نہ گئی!!!

ماتم ۔۔۔ سینہ زنی ۔۔۔ آہ وفغاں ۔۔۔! اسی برمحل یاد میں غلطاں گریاں نالاں نوحہ کناں ماحول ۔۔۔۔۔ شال عزا اوڑھے ہوئے ہوائیں۔!! گردش دوراں تھمی تھمی سی فطرت بجھی بجھی سی ۔۔۔۔۔۔

خاموش سوگواری کو چیرتا ہوا دھماکہ ۔۔۔ دھماکہ ۔۔۔۔۔ ظلم کا دھماکہ، زمین دوز دہشت کا دھماکہ۔

۔۔۔ سراسیمگی ۔۔۔ بھگدڑ ۔۔۔ بھگدڑ ۔۔۔

انسانیت کی لمبی آہِ سرد!!

ایک بے دیار شہید کا تابوت اٹھانے والے خاک وخون میں تڑپتے ۔۔۔۔۔۔ لاشے ۔۔۔۔۔۔۔ لاشے ۔۔۔۔۔۔۔ لاشے ۔۔۔۔ خود اپنے اپنے تابوت اٹھوانے کے خاموش متمنی ۔۔۔۔۔

دجلہ کا کنارہ پھر لہولہان۔ جسر بغداد پھر متزلزل، لرزاں ۔۔۔۔۔ کرخ کی یاد پھر تازہ جولان۔

ہاں، ہاں!! کربلا کے مات کھائے ظلم نے ایک بار پھر کھمبا نوچا۔

۔۔۔۔۔ تاریخ نے اپنے کتنے رخ دہرائے۔

منظر(۳)

سامرہ

۲۳/محرم ۱۴۲۷ھ/۲۴/فروری ۲۰۰۶ء

موجودہ یک قطبی (Unipolar) دنیا کی فی الحال اکلوتی سپر طاقت کے زیرنگیں بظاہر ساکت وبے حرکت عراق کے انتہائی سخت حفاظتی پہرے میں روضۂ عسکریین۔ (بیت الٰہیہ کے آخری دو نمایاں ونمودار مظاہر کا حرم ۔۔۔ اور آخری نمائندہ الٰہی کو غیبت کی واحد مادی یادگار غار سرمن رائے۔)

مقدس روحانی فضا ۔۔۔ مگر پاک وطاہر زائرین پر مادی بندش۔ لرزتا دہکتا دہلتا ہوا سورج افق سے اپنے مطلع مشرقی سے ابھر چکا مغرب کو تاکتا ہوا گم سم ۔۔۔ سورج کا طواف کرتی ہوئی قبلۂ مشرق کی سمت بدستور گھومتی ہوئی سرگرداں وحیراں زمین ۔۔۔ دنیا کی آنکھوں سے اب اوجھل اور زمین کے پھیرے میں پڑا ہوا اپنے خط نصف النہار (Meridian) پر جہاں پہنچ کر سورج کمال پا کر روبہ زوال ہو جاتا ہے

معلّق چاند۔۔زلزلہ کے پہلے جیسا ساکت وجامد ماحول۔۔کسی انجانی انہونی کے خوف سے اداس دل جیسی پژمردہ فضا۔۔۔

دھماکہ! پھر دھماکہ۔۔۔؟!! گنبد اور حرم کی مقدس عمارت کا بڑا حصہ منہدم۔۔۔شہید۔۔۔مظلوم قتیلِ دہشت گردی کا حرم مجروح۔۔متوکلی عزائم کا اندھڑ پھر حرم کے قریب۔

۔۔آہ۔۔۔درد۔۔۔کرب۔۔۔۔۔کسک!!

تاریخ نے کہا اور لکھا ؎

دہشت گری نے ڈھا دیا سامرہ کا گنبد

۱۴۲۷ھ

محمدی سلسلہ کی آخری ظاہری مادی یادگار، دہشت گردی کا شکار۔

نجدی 'بدمہی' کے سڑے آٹے میں متوکلی خمیر۔۔۔۔کی بساندی گوندھ۔۔۔۔۔ناپاک عزائم کا بے روح پتلا پھر طاقت کی پوشیدہ بوسیدہ کاغذی دیوار کے سہارے کھڑا ہوا؟؟

ذرائع ابلاغ کا 'گڑھا گڑھایا' بیان('Doctored' Version) شک کی سوئی کو مسلمانوں کے ایک مسلک کی طرف گھماتا ہوا، (وہ فرقہ جس کے زیر تولیت ایک زمانے سے یہ حرم رہا ہے، اور جس نے کبھی اس کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش اس وقت نہ کی، جب آج سے کہیں زیادہ بہتر اور محفوظ تر موقع تھا۔) جی ہاں وہی فرقہ جو عراق کے موجودہ حالات کے تناظر میں ابھی تک عالمی ذرائع ابلاغ کی خاص توجہ اور (کم از کم اخلاقی) ہمدردیوں کا مرکز بن گیا تھا، آج پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے یا کیا سوجھ گیا ہے کہ اچانک اسی کو مجرم کے کٹھرے میں کھڑا کرنے کی پرزور کوشش شروع ہوگئی۔؟

غالباً یہ ایک کھلا ہوا راز (Open Secret) ہے۔



ان تینوں منظروں کا پس منظر کیا ہے؟ وہ پردہ میں ہے۔ان کے پردہ کے پیچھے کے کلاکاروں (یا کلاکار) یا ان کے رچنے والوں (یا رچنے والے) کے نام بھی 'تلاش گمشدہ' کے اشتہار سے آگے بڑھنے والے نہیں۔ان کے الگ الگ (یا ایک مشترکہ) مقصد یا اصل ہدف سردست صرف قیاس کے موضوع ہیں۔ان کے اصل ہدف یہ پاک ہستیاں ہیں یا ان کے ماننے والے یا محض ہیجان واشتعال پیدا کرنا یا ان سے ناپاک عزائم سیاسی یا غیر سیاسی مقصد برآئی ہیں، ان پر خیال آرائی کے لئے ضروری معقول مواد فراہم ہونے کا امکان بھی دور دور تک نظر نہیں آتا۔لیکن ایک چیز جو ان تینوں کے درمیان مشترک ہے وہ ہے ان کا ایک عنوان۔۔۔یعنی دہشت گردی۔۔۔اگر غور سے دیکھا جائے تو دہشت گردی ہیبت کا منفی ردعمل ہوتی ہے۔مسلّم فطری یا برحق (یا الٰہی) ہیبت کا مقابلہ منفی (یا باطل) طاقتیں صرف دہشت گردی کی کسی صورت سے ہی کرتی ہیں جو ان کے احساس کمتری کا نتیجہ ہوتی ہے۔متذکرہ حالیہ دہشت گردی کی زد پر (چاہے انچاہے، جانے انجانے میں) بظاہر جو مقدس ہستیاں آگئی ہیں وہ ایک ہی سلسلہ (محمدی) کی کڑیاں ہیں اور یہ (اپنے اپنے وقت میں) ہیبت کے نمایاں ترین نام رہی ہیں۔یعنی اب دہشت گردی اپنے اصلی روپ میں جلوہ گر ہوگئی ہے۔ آج کا ابرہہ حرم کے قریب پہنچ گیا ہے۔اے رب کعبہ! اب تو ہی سمجھ۔(آج تو ہم بے چارے عبدالمطلب والے اپنے اونٹ بھی چھڑا نہیں سکتے

